S_1997_2_83_86

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

وی۔ایس۔ایم۔آر جگدیش چندران (مردہ) بذریعے قانونی نمائندگان

بنام۔

انکم ٹیکس کمشنر، مدراس

9 جولائی 1997

ایس۔سی۔اگراوال اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

انکم ٹیکس:

سرمایہ حاصل-کٹوتیوں کا حساب-حصول کی لاگت 'یا کیپٹل اثاثے کی' بہتری کی لاگت '-جہاں رہن ٹیکس دہندہ کے ذریعہ تخلیق کیا گیا تھا، رہن کا قرض ٹیکس دہندہ کے ذریعہ منسلک غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کی آمدنی سے خارج کیا گیا تھا-منعقد کیا گیا، جو حصول کی لاگت یا بہتری کی لاگت کے طور پر سرمایہ حاصل سے کٹوتی کے قابل نہیں ہے۔

انکم ٹیکس ایکٹ:

دفعات 45، 48 اور (2)256 -ٹیکس دہندہ کی درخواست میں اٹھایا گیا حوالہ سوال-منعقد، ٹیکس دہندہ کی درخواست نے قانون کا قابل اعتراض سوال نہیں اٹھایا اور عدالت عالیہ نے اس درخواست کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔

ٹیکس دہندہ نے ایک مکان فروخت کیا، جو بوجھ اور دیگر پلاٹوں کے تابع تھا اور ریونیو نے سرمائے کے فوائد کا حساب لگایا۔ ٹیکس دہندہ نے مذکورہ حساب کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ جن قرضوں کے سلسلے میں رہن پر عمل درآمد کیا گیا تھا وہ خریدار کی طرف سے فروخت کی آمدنی سے خارج کیے گئے تھے، اور یہ کہ قرضوں کو جائیدادوں کے حصول کی لاگت میں اضافہ سمجھا جانا چاہیے اور یہ کہ کسی بھی صورت میں قرضے جائیدادوں میں بہتری کے طور پر یا جائیدادوں کا واضح حق حاصل کرنے کی لاگت کے طور پر بنائے جا سکتے ہیں۔ تاہم، اے اے سی نے ٹیکس دہندہ کی اس دلیل کو برقرار رکھا کہ فروخت کی آمدنی کے سلسلے میں قرض دہندگان کا ایک غالب عنوان تھا اور اس طرح کے غالب عنوان کی بنیاد پر ماخذ پر موڑ دیا گیا تھا اور ٹیکس دہندہ جائیدادوں کی فروخت کے سلسلے میں سرمایہ حاصل کے تحت وصول کیے جانے کا ذمہ دار نہیں تھا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ رہن

کے قرض کی کلیئرنگ کو نہ تو 'حصول کی لاگت' کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ٹیکس دہندہ کی طرف سے کی گئی 'بہتری کی لاگت' کے طور پر۔ لہذا ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ سرمایہ حاصل کی کٹوتی جائز نہیں ہے اور اس سوال کو عدالت عالیہ کو بھیجنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے ٹیکس دہندہ نے ایکٹ کی دفعہ 256 (2) کے تحت درخواست دائر کی، جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا ہے۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: ٹیکس دہندہ قانون کا کوئی قابل بحث سوال اٹھانے میں ناکام رہا اور مذکورہ سوال کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مسترد کر دیا۔ (86-ڈی)۔

امبت اچکوٹی مینن بنام سی آئی ٹی، (1978) 111 آئی ٹی آر 880، کو مسترد کر دیا گیا۔

کمشنر انکم ٹیکس بنام بنام اندرا، (1979) 119 آئی ٹی آر 837 اور ایس ویلامئی بنام سی آئی ٹی، (1981) 127 آئی ٹی آر 713 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 4385۔

1983 کے ٹی سی پی نمبر 145 میں مدراس عدالت عالیہ کے 25.7.83 کے فیصلے اور حکم سے۔

عرضی گزار کے لیے محترمہ بیبی کرشنا۔

جواب دہندہ کے لیے جی۔سی۔شرما، بی۔کے۔پرساد، بی۔ایس۔آہوجا اور سی۔رادھا کرشنا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔سی۔اگراوال، جسٹس۔خصوصی اجازت دی گئی۔

ٹیکس دہندہ کی طرف سے یہ اپیل 25 جولائی 1984 کے اس حکم کے خلاف کی گئی ہے جو مدراس عدالت عالیہ نے 1983 کے ٹی سی نمبر 145 میں منظور کیا تھا جس میں عدالت عالیہ نے ایکٹ کی دفعہ (2) 256 کے تحت دائر درخواست پر ٹریبونل کو ایک کیس بیان کرنے اور قانون کے درج ذیل سوالات کو عدالت عالیہ کو بھیجنے کی ہدایت دینے سے انکار کر دیا تھا۔

.1" کیا ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ کیس کے حقائق اور حالات کے تحت 68,400 روپے کے سرمایہ حاصل کی لیوی مناسب ہے؟

.2 کیا ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ رہن کے قرضوں کو منبع پر موڑ نا نہیں ہے؟

.3 کیا درخواست گزار کی طرف سے جائیدادوں پر ادا کیے گئے قرضوں کو حصول کی لاگت میں

اضافہ نہیں کہا جا سکتا؟"

ٹیکس دہندہ نے ایک ہاؤس پراپرٹی نمبر 22، چیئر مین متھوراما آئیر روڈ، مدورائی کو 90,000 روپے کی رقم میں فروخت کیا جو تشخیصی سال 76-1975 میں واجب الاداتھی اور اسی تشخیص سال کے لیے اس نے پلاٹ نمبر 1، 3 اور پلاٹ نمبر 4 کا آدھا حصہ ٹی ایس نمبر 831/1 میں 12,600 روپے کی رقم میں فروخت کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے مذکورہ جائیدادوں کے سلسلے میں سرمایہ حاصل کا حساب 68,400 روپے لگایا۔ ٹیکس دہندہ نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے سرمایہ حاصل کی گنتی پر سوال اٹھایا اور دعوی کیا کہ جن قرضوں کے سلسلے میں رہن پر عمل درآمد کیا گیا تھا وہ خود خریدار نے فروخت کی آمدنی سے ادا کیے تھے، کہ قرضوں کو جائیدادوں کے حصول کی لاگت میں اضافہ سمجھا جانا چاہیے اور یہ کہ کسی بھی صورت میں قرضوں کو جائیداد میں بہتری یا جائیداد کا واضح حق حاصل کرنے کی لاگت سمجھا جا سکتا ہے۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے مذکورہ دلیل کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے، ویسے بھی، ٹیکس دہندہ کی اس دلیل کو برقرار رکھا کہ فروخت کی آمدنی کے سلسلے میں قرض دہندگان کا ایک غالب حق تھا اور اس لیے، اس طرح کے غالب حق کی بنیاد پر منبع پر رخ موڑ دیا گیا تھا اور ٹیکس دہندہ جائیدادوں کی فروخت کے سلسلے میں سرمایہ حاصل کے تحت وصول کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا اور اس لیے، اس نے انکم ٹیکس افسر کے حساب سے 68,400 روپے کے سرمایہ حاصل کو حذف کر دیا۔ ٹریبونل نے امبت ایکوکوٹی مینن بنام انکم ٹیکس کمشنر (1978) 111 آئی ٹی آر 880 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور کمشنر انکم ٹیکس بنام وی اندرا (1979) 119 آئی ٹی آر 837 میں مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد فیصلہ دیا کہ رہن قرض کی کلیئرنگ کو نہ تو 'حصول کی لاگت' کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ٹیکس دہندہ کی طرف سے کی گئی 'بہتری کی لاگت' کے طور پر۔ اس لیے ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ سرمایہ حاصل کی کٹوتی جائز نہیں ہے۔ چونکہ ٹریبونل نے مذکورہ بالا سوالات کو عدالت عالیہ میں بھیجنے سے انکار کر دیا، اس لیے ٹیکس دہندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایکٹ کی دفعہ (2)256 کے تحت درخواست دائر کی جسے متنازعہ حکم نامے میں مسترد کر دیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے ایس ولیامائیا ور دیگر بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1981) 127 آئی ٹی آر 713 عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے پر بھروسہ کیا ہے، اور فیصلہ دیا ہے کہ جائیداد پر موجود رہن کے قرض کو ادا کرنے سے جو فروخت کا موضوع تھا، ٹیکس دہندہ یا تو اپنے حق کو بہتر یا مکمل نہیں کر رہا تھا یا جائیداد کو کسی بھی طرح سے بہتر نہیں کر رہا تھا اور اس لیے، رہن کے قرض کو ادا کرنے کے لیے ادا کی گئی رقم کو حصول کی لاگت کے لیے نہیں لیا جا سکتا جیسا کہ ٹیکس دہندہ نے دعوی کیا ہے۔

1983 کی سول اپیل نمبر 6101-6098 میں مدراس عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے کے

خلاف ایس ولیامائی اور دیگر بنام انکم ٹیکس کمشنر، (سپرا) ہم نے امبت ایکوکوٹی مینن بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، (سپرا) میں کیرالہ عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کی درستگی کا جائزہ لیا ہے اور فیصلہ دیا ہے کہ مذکورہ فیصلہ صحیح قانون کا تعین نہیں کرتا ہے جہاں تک کہ یہ مانا جاتا ہے کہ جہاں پچھلے مالک نے اپنی زندگی کے دوران جائیداد کو گروی رکھا تھا، اس کے جانشین کی طرف سے گروی قرض کی ادائیگی کو نہ تو 'حصول کی لاگت' کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ٹیکس دہندہ کی طرف سے کی گئی 'بہتری کی لاگت' کے طور پر۔ یہ مانا گیا ہے کہ جہاں پچھلے مالک نے اپنے دور میں رہن بنایا تھا اور وہ اس کی موت کی تاریخ پر موجود تھا، وہاں جانشین جائیداد میں صرف رہن دار کا سود حاصل کرتا ہے اور رہن کے قرض کو ادا کرنے سے وہ جائیداد میں رہن کا سود حاصل کرتا ہے اور اس لیے، رہن کو صاف کرنے کے لیے ادا کی جانے والی رقم جائیداد میں رہن کے سود کے حصول کی لاگت ہے جو ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت حصول کی لاگت کے طور پر کٹوتی کے قابل ہے۔ موجودہ معاملے میں، ہم دیکھتے ہیں کہ رہن کو خود ٹیکس دہندہ نے صاف کیا تھا۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں جائیداد پچھلے مالک کے ذریعہ گروی رکھی گئی تھی اور ٹیکس دہندہ نے صرف گروی رکھی گئی جائیداد میں گروی رکھنے والے کا سود حاصل کیا تھا اور اسے صاف کر کے اس نے مذکورہ جائیداد میں گروی کا سود حاصل کیا تھا۔ اس لیے قانون کی دفعہ (2)256 کے تحت جمع کرائی گئی درخواست میں ٹیکس دہندہ کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات قانون کا کوئی قابل اعتراض سوال نہیں اٹھاتے اور مذکورہ درخواست کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مسترد کر دیا تھا۔ ان حالات میں، اگرچہ ہم اعتراض شدہ حکم میں دی گئی وجوہات سے متفق نہیں ہیں، ہم عدالت عالیہ کے اس حکم سے قرارداد ہیں جس میں قانون کی دفعہ (2)256 کے تحت ٹیکس دہندہ کی طرف سے دائر درخواست کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

اس لیے اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

آر۔ کے۔ ایس۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:16
I am the author of this
document